نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی کا جنازہ لایا جاتا تھا تو آپ پوچھتے تھے کہ اس کے ذمہ کسی کا قرض تو نہیں۔ اگر جواب ملتا کہ قرض ہے' تو آپ اس کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ فرماتے تھے تم اس کا جنازہ پڑھ لو۔ اگر کوئی شخص اس کا قرض اپنے ذمہ لے لیتا' تو پھر آپؐ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب بیت المال میں سے اس طرح کے قرضوں کی ادائیگی کی گنجایش نہیں تھی' لیکن جب بیت المال مضبوط ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کے قرضوں کو بیت المال سے ادا فرماتے تھے اور اس کے بعد نماز جنازہ پڑھاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من ترکَ مالاً فلورثته ومن ترکَ دینًا فعلیّ' جس نے مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جس نے قرض چھوڑا تو وہ میرے ذمہ ہے۔ جو لوگ اس حال میں فوت ہو جائیں کہ ان کا ترکہ ان کے قرضے کی ادائیگی کے لیے کافی نہ ہو تو اسلامی حکومت بیت المال سے ان قرضوں کو ادا کرے گی۔ جس طرح جملہ حاجت مند' فقرا' مساکین' یتامیٰ اور بے اولادوں کی کفالت بھی ایسی صورت میں حکومت کے ذمے ہے' جب کہ ان کے سرپرست یا قرابت دار ان کی کفالت نہ کر سکتے ہوں۔

الحمدللہ آپ اس قابل ہیں کہ اپنے والد صاحب کا قرض ادا کر سکتے ہیں اور اپنے والد کے قرضوں کو اتارنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ قرض میں' قرض کی مثل چیز واپس کی جاتی ہے۔ واپسی کے وقت دیکھا جاتا ہے کہ کیا چیز قرض میں تھی۔ جو چیز بطور قرض لی ہو' واپسی کے وقت اس کی مثل واپس کرنا پڑتی ہے۔ آپ کے والد صاحب نے ریال لیے تھے لہٰذا جس وقت آپ رقم واپس کریں تو ریال واپس کریں' یا ریالوں کی پاکستانی سکہ میں اتنی مقدار واپس کریں جتنی مقدار قرض میں لیے گئے ریالوں کی اب بنتی ہے۔ مذکورہ طریقے کے مطابق پاکستانی سکہ میں واپسی قرض خواہوں یا ان کے ورثا کی رضامندی کے ساتھ مشروط ہے۔ اگر وہ پاکستانی سکہ کے بجائے ریال طلب کریں تو انھیں ریال ہی واپس کرنے ہوں گے۔ اگر ریال نہ مل سکتے ہوں تو پھر اتنے ریالوں کی مالیت کے پاکستانی روپے لینے کے حق دار ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب! (ع - م)۔

عہد حاضر میں جہاد کی نوعیت

س: موجودہ دور میں کفر کے ساتھ جنگ یعنی جہاد بالسیف کی کیا حیثیت ہے؟ کیا یہ ہر مسلمان پر فرض ہے؟ کیا جہاد اور قتال میں فرق ہے؟ کیا یہ بات مبنی بر حقیقت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف غزوہ تبوک کے موقع پر ہر فرد کے لیے نکلنا لازمی قرار دیا تھا؟ کیا عام حالات میں قتال فرض کفایہ ہے؟ کیا مقبوضہ کشمیر کا جہاد "جہاد فی سبیل اللہ ہے یا جہاد حریت ہے؟

ج: جن مسلمان ممالک پر کفار نے قبضہ کیا ہوا ہے، ان کو آزاد کرانے کے لیے قتال کی ضرورت ہو، تو قتال فرض ہو گا۔ فقہا نے لکھا ہے جو علاقہ ایک مرتبہ دارالاسلام بن چکا ہو، اگر کفار اس پر قبضہ کر لیں تو پھر اس کی آزادی کے لیے جتنی طاقت کی ضرورت ہو، اتنی فراہم کرنا فرض ہو گا۔ اگر مقامی لوگوں کی طاقت ناکافی ہو تو ساتھ والوں پر فرض ہو گا کہ وہ اپنی طاقت اس میں شامل کریں۔ اگر وہ بھی کافی نہ ہوں تو ان کے ساتھ والوں کے لیے طاقت فراہم کرنا ضروری ہو گا۔ علی ہذاالقیاس، اگر دنیا بھر کے مسلمانوں کی طاقت کی ضرورت ہو تو سب پر فرض ہو گا کہ وہ اس جہاد میں اپنی طاقت کو شامل کریں۔ افرادی، مالی، زبانی، غرضیکہ جس قسم کی اعانت کی ضرورت ہو، اس کا فراہم کرنا فرض ہو گا۔

کشمیر، فلسطین، چیچنیا اور اس طرح کے مسلمان ممالک کی آزادی کے لیے جن پر کفار نے غاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے، مذکورہ بالا اصول کے مطابق جہاد کرنا فرض ہے۔ اس تفصیل کی روشنی میں یہ بات تو واضح ہے کہ دنیا بھر کی مسلمان حکومتوں اور عوام پر فرض ہے کہ اس جہاد کو کامیاب بنانے کے لیے جو کچھ کر سکتے ہیں، کریں۔ اس جدوجہد کی حمایت، ان ممالک پر غاصبانہ قبضہ کرنے والوں سے تجارتی اور سفارتی تعلقات منقطع کرنا، مجاہدین کی مالی مدد کرنا، یہ صورتیں تو ایسی ہیں جن پر سب عمل کر سکتے ہیں۔ البتہ افرادی قوت، جو عملاً جہاد بالسیف کرے، اس کی ان ممالک کو ضرورت نہیں ہے۔ ان کی اپنی افرادی قوت اس کے لیے کافی ہے، اس لیے جسمانی طور پر اس جہاد میں شریک ہونا فرض عین نہیں ہے۔ لیکن جتنے افراد کی ان ممالک کو ضرورت ہو، اس قدر افراد ان کو فراہم کرنا ضروری ہو گا۔ پس جسمانی طور پر شریک ہونا فرض کفایہ ہے۔ جس طرح غزوہ تبوک میں تمام مسلمانوں کی شرکت کا حکم تھا اس طرح آج سب کو نکل کھڑا ہونے کا حکم نہیں ہے، نہ ہی اس پر عمل ممکن ہے۔ اس کی بجائے آج حکم یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو تنہا اور بے یارومددگار نہ چھوڑا جائے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہیں کرتا، اسے تنہا اور بے یارومددگار نہیں چھوڑتا۔ جہاد باطل کو گرانے اور باطل کو مٹانے کے لیے تلوار اور اسلحے کے استعمال کا نام ہے۔ کشمیر اور چیچنیا کا جہاد، جہاد حریت بھی ہے اور قتال فی سبیل اللہ بھی ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان ان جہادوں کی حمایت کر کے اس جہاد میں شریک ہیں، لیکن قتال میں شریک نہیں ہیں۔ قتال میں صرف وہ لوگ شریک ہیں جو محاذ پر پہنچ جائیں واللہ اعلم بالصواب! (ع - م)۔